اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ راگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ سے مورخہ ۲۴ راگست کو بخیریت ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

مورخہ ۲۵ راگست کا جمعہ محترم مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل نے پڑھایا۔ اور بروقت تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲۹ راگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں

الحمد للہ۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سفر یورپ سے بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئے

حضور کی کامیاب۔ بامراد۔ بخیریت مراجعت پر قادیان میں دلی مسرت اور شکر باری تعالےٰ کا اظہار

قادیان ۲۷ راگست۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے تاریخی سفر یورپ سے کامیاب و بامراد بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ مورخہ ۲۴ راگست کو مقامی طور پر نماز مغرب سے کچھ دیر قبل جونہی اس امر کی اطلاع ملی کہ ہمارے محبوب امام ہمام اپنے تاریخی سفر یورپ سے بخیریت واپس ربوہ پہنچ گئے ہیں تمام احمدی احباب کے دل خوشی، مسرت اور شکر باری تعالےٰ کے جذبات سے بھر گئے۔ نماز مغرب کے بعد حاضر الوقت احباب نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ اور منارۃ المسیح کی بتیاں روشن کر دی گئیں۔ نظارت علیا کی طرف سے اعلان کر دیا گیا کہ اس خوشی میں مورخہ ۲۶ راگست بروز ہفتہ صدر انجمن احمدیہ کے تمام دفاتر اور ادارے تعطیل رہے گی۔ مورخہ ۲۵ راگست کو نماز مغرب کے بعد لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے اس روز کے لئے اطفال و خدام کے ورزشی علمی مقابلوں کا اعلان کر دیا گیا۔ مختلف قسم کی کھیلوں کا پروگرام فوری طور پر مرتب کر کے ۲۶ راگست کی صبح سویرے ہی عملدرآمد شروع کر دیا گیا۔ ورزشی مقابلوں کے لئے مکرم فضل الٰہی خان صاحب انچارج اور مکرم چوہدری عبد السلام صاحب کو نائب بنائے گئے تھے چنانچہ دونوں دوستوں کی خاص توجہ اور دلچسپی کے نتیجہ میں جلسہ گاہ کے سرسبز میدان میں سارا دن ہی کھیلوں کا پُر لطف پروگرام رہا۔ کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کے علاوہ شائقین نے اس تقریب کو خوب بارونق بنا دیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دوسرے بزرگان بھی تشریف لا کر محظوظ ہوتے رہے۔ دن کے پہلے حصہ میں اطفال کی کبڈی۔ پچاس میٹر کی تین دوڑیں۔ ایک ٹانگ کی دوڑ۔ رسہ کشی۔ سلو سائیکل کا مقابلہ۔ بڑوں کی دوڑ کا مقابلہ۔ خدام کی ایک ٹانگ کی دوڑ وغیرہ دلچسپ مقابلے ہوئے بعد نماز عصر اسی جگہ احمدی نوجوانوں کی ٹیم کا غیر مسلم نوجوانوں کی ٹیم کے ساتھ دوستانہ کبڈی میچ ہوا۔ دونوں طرف کے نوجوانوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور حاضرین نے بھی جی بھر کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ بالآخر احمدی نوجوانوں کی ٹیم کامیاب قرار پائی۔

حسب پروگرام بعد نماز مغرب مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم۔اے ناظر تعلیم کی صدارت میں اطفال الاحمدیہ کا تلاوت قرآن کریم اور درثمین سے نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں پانچ بلاکوں کے پانچ پانچ بچے شریک ہوئے۔ بڑا اثر پرور مقابلہ تھا۔ بچوں نے اتم الصلوٰۃ لدلوک الشمس والا رکوع اور نور فرقان ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا والی نظم کے چند اشعار خوب اچھی طرح سنائے۔ مقررہ ججوں کے فیصلہ کے مطابق تلاوت قرآن کریم میں عزیز ظہیر احمد خادم اوّل اور نظم خوانی میں عزیز عبد الرشید بدر اوّل قرار پائے۔ بچوں کی تلاوت و نظم کے بعد اس حلقہ کی نمونہ کی تلاوت عزیز عبد الکریم ملکانہ نے کی اور نمونہ کی نظم خوانی مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تاکہ بچے اس لہجہ اور انداز کو اختیار کریں۔ اس علمی مقابلہ میں بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے بچوں کے والدین اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بنفس نفیس تشریف لائے تھے۔

مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری صاحب نے آج کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کھیلوں سے انسانی معاشرہ کو کس طرح فائدہ پہنچ سکتا ہے اور علاوہ ہماری جسمانی صحت کی درستی کے نئے کھیلیں دیگر قسم کے فوائد کی حامل ہوتی ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

قادیان میں

جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگا۔ اس مبارک اور مقدس جلسہ میں شمولیت کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور خود بھی تشریف لائیں۔ اور دیگر احباب کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کرتے ہوئے اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۶۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا

عظیم المقاصد سفر یورپ اور بابرکت واپسی

الحمد للہ ثم الحمد للہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سات ہفتہ کے سفر یورپ کے بعد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ دار الہجرۃ ربوہ بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ مورخہ ۶ جولائی کو حضور انور اس بابرکت سفر پر روانہ ہوئے اور ۲۴ اگست کو بخیریت مراجعت فرما ہوئے۔ اس سفر کا اوّل محرک ڈنمارک کے دار الحکومت میں تعمیر ہونے والی مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کی تقریب تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے ماتحت اس سفر کے ذریعہ بہت سے دیگر اہم مقاصد دینیہ بھی پورے ہوئے۔ اور یہ سفر یورپ اعلائے کلمۃ اللہ کا خاص ذریعہ بن گیا۔!!

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یورپ میں پہلے پانچ مساجد تعمیر ہو چکی تھیں اب یہ چھٹی مسجد جو احمدی خواتین کے زیورات اور مخلصانہ چندوں سے کوپن ہیگن میں تعمیر ہوئی مقررہ پروگرام کے مطابق حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۱ جولائی بروز جمعہ اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ چنانچہ اس موقعہ پر جس مؤثر طریق پر حضور نے اسلام کی پُر امن شاندار تعلیمات پیش فرمائیں اور اسلام کی نمائندگی کے فرائض سر انجام دیئے اس کی تفصیلات بڑی ہی پُر لطف اور ایمان افروز ہیں۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کی خواتین خاص طور پر مبارکباد کی حقدار ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُن کے خلوص اور محبت میں اس طور پر برکت ڈال دی کہ حضرت امام ہمام کا یہ سفر ایک تاریخی سفر بن گیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو غیر معمولی برکات سے نوازا۔

روانہ ہونے سے قبل مورخہ ۲۳ جون کو خطبہ جمعہ میں اس للّٰہی سفر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

" خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومیں بھی پہچاننے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں۔ اور انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے تا کہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں تا ان کی بدبختی دور ہو جائے۔"

اس کے بعد حضور نے جماعت کے تمام احباب سے خواہ چھوٹے ہیں یا بڑے سب کو خاص دعاؤں کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"۔ان دنوں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ غلبہ اسلام کا اور اس سفر کے ذریعہ سے ہو اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں میں اثر کرنے والے ہوں اور میری حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو۔ اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور اُن کے دلوں اور اُن کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اُٹھا دے"!

(بدر ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

اس کے بعد سفر پر روانگی سے ایک روز قبل ۵ جولائی کو حضور نے مسجد مبارک ربوہ میں ایک خطاب میں اس للّٰہی سفر کے مقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

" میرے دل میں درد ہے کہ دنیا کے لئے ایک ہولناک تباہی مقدر ہے۔ اور دنیا کی قومیں اس سے بے خبر ہیں میرا فرض ہے کہ میں انہیں بتاؤں کہ ان کے لئے ایک عظیم تباہی مقدر ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اس راستہ کو اختیار کریں جس پر چل کر وہ اس تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ اور وہ راستہ یہی ہے کہ وہ اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آ جائیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوں اور پاک دل اور پاک ارادہ ہو کر آستانہ الوہیت پر گریں اور خدا کی امان کے نیچے آجائیں۔ جس طرح ضروری ہے کہ ان قوموں کو وقت سے پہلے خبردار کیا جائے تا ان پر اتمام حجت ہو جائے یہی میرے اس سفر کا مقصد ہے۔ میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے خود بھی دعا کر رہا ہوں اور آپ میں سے ہر ایک سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی پورے درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں گے۔"

(بدر ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۲)

بدر کی مختلف اشاعتوں میں حضرت اقدس کے اس سفر کے مختصر کوائف دیئے جاتے رہے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے اس امر کا بیّن ثبوت ملتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعاؤں کو سُنا اور اپنے خاص فضل اور احسان کے تحت اس سفر کو ہر رنگ میں بابرکت بنا دیا۔ جن اہم مقاصد کو لے کر حضور اس مبارک سفر کے لئے روانہ ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے نہایت شاندار طریق پر ان کو پورا کرنے کی توفیق بخشی یورپ کے جس ملک میں بھی حضور اقدس نے اپنا مبارک قدم رکھا اللہ کی نصرت و تائید نے اسلام و احمدیت کے پیغام کو مؤثر رنگ میں ہزاروں اور لاکھوں افراد تک پہنچانے کے حیرت انگیز سامان کر دیئے۔ بڑا فضل یہ ہوا کہ اونچے طبقے ہر رنگ کے پڑھے لکھے طبقہ کے سمجھدار قسم کے افراد نے حضور کی مبارک زبان سے پیغام حق سُنا۔ اور حضور انور کی پُر عظمت روحانی شخصیت سے ذاتی طور پر متاثر ہوتے

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اسلام کی زندگی بخش پُر امن تعلیم کو مؤثر رنگ میں اہلِ یورپ کے سامنے پیش فرمایا۔ وہاں حضور نے ان غلط فہمیوں کا بھی بالمشافہ ازالہ کرنے کی کامیاب کوشش فرمائی جو اہلِ یورپ اپنی ناواقفی کی بناء پر اسلام کے متعلق اپنے دلوں میں رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور کی تقاریر اور بالمشافہ رُو برو گفتگو سے سنجیدہ طبقہ خاص طور پر متاثر ہوا اور اپنے تاثرات کا برملا اظہار اخبارات کے ذریعہ کیا۔ جس کی تفصیلات دوسری جگہ ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

چونکہ اس بابرکت سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے ان ممالک میں خاص طور پر تشریف لے گئے جہاں احمدیہ مشنز قائم ہیں۔ اس لئے حضور کو ایک تو ذاتی طور پر مشنز کا معائنہ کر کے موقعہ پر ہدایات دینے اور مبلغین کو حضور سے برکت حاصل کرنے کا اچھا موقعہ میسر آیا۔ دوسرے مجموعی طور پر تمام یورپین ممالک میں توسیع تبلیغ کے دیگر مواقع کا جائزہ لینے کی بابرکت صورت بن گئی۔

سفر کے احوال و کوائف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کو توفیق دی کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے چیلنج دیگر اہل مذاہب کے لیڈروں بالخصوص یورپ کے پادریوں کو دیئے۔ اور ان کو مقابلہ کے لئے دعوت دی۔ یہ بڑا ہی جرأت مندانہ اقدام ہے جو خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت اور تائید کے بغیر ہرگز ممکن نہیں۔ اسی طرح حضور نے اُس خوفناک تباہی سے بھی اہلِ یورپ کو تنبیہ فرمایا جس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مدت قبل انذار فرما چکے تھے پھر اس سفر کے ذریعہ بعض عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جو اپنی جگہ پر مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان اور حق کے طالبوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں مثلاً طالمود میں مسیح موعود کے بعد اُس کے بیٹے اور پوتے کا اُس کے مقاصد کو پورا کرنا جس کے لئے مسیح موعود کی سلطنت عمل میں آئی۔

اسی طرح ریڈیو کے ذریعہ جس سرعت کے ساتھ حضور کا پیغام بیک وقت لاکھوں افراد تک پہنچا۔ اور ٹیلیویژن کی سکرین پہ حضور کے پُر نور متبسم چہرے کو

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

دعا کے ذریعے ہی مغربی اقوام کو اسلام کی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے

ان اقوام میں ایک خلا پیدا ہو رہا ہے جو اسلام کے ذریعہ ہی پُر ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

ہمارا ہتھیار دُعا ہی ہے جس سے ہماری تدابیر کامیاب ہو سکتی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۴ راگست ۱۹۶۷ء بمقام ونڈرمیر لیک ڈسٹرکٹ)

تعوذ و تشہد سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

میری ایک رؤیا

کا تعلق اسلام کی ترقی سے ہے میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھڑے ہیں ایک شخص جس کا نام خالد ہے کہتا ہے کہ آپ نام رکھ دیں لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ وہ کسی بچے کا نام رکھوانا چاہتا ہے یا کسی بڑے کا یا اپنا نام بدلوانا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں "طارق" نام رکھتا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ طارق نام ہی نہیں دعا بھی ہے اور یہ دعا بہت کرنی چاہیئے

اس خواب کی

مجھے یہ تفہیم ہوئی ہے

کہ طارق رات کے وقت آنے کو کہتے ہیں۔ رات کے وقت ملائکہ کا نزول بھی ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو صبح صادق کے ظہور سے تعبیر کیا ہے۔ اور طارق کے معنے روشن اور صبح کے وقت طلوع ہونے والے ستارے کے بھی ہیں اور یہ ستارہ اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ رات گذر گئی ہے اور دن چڑھنے والا ہے۔ پس اس

خواب کا مطلب

یہ ہوا کہ مغربی اقوام جو بظاہر مہذب کہلاتی ہیں لیکن درحقیقت انتہائی غیر مہذب اور گندی زندگی بسر کر رہی ہیں اور بظاہر اسلام کی طرف ان کی توجہ ممکن نظر نہیں آ رہی۔ دعا کے ذریعہ ممکن ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ عقلی دلائل یہ سننے کو تیار نہیں ان کی تو دعا ہی خدا تعالیٰ کی طرف لا سکتی ہے

دلائل کے علاوہ دو صورتیں رہ جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر یہ اپنے خالق حقیقی کی طرف متوجہ نہ ہوں تو عذاب الٰہی ان پر نازل ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ دوسرے ملائکہ کا نزول ہو جو ان کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دیں۔ لیکن اس کے لئے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے خصوصاً رات کے وقت کی دعاؤں کی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے

فرشتوں کے نزول کے ذریعہ انقلاب عظیم پیدا فرمائے گا اور خواہ میرا ذکر کہیں پہنچے یا نہ پہنچے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ لوگوں کے دلوں میں تغیر پیدا کریں گے اور ان کو حق کے قبول کرنے اور اسلام پر عمل کرنے کی طرف لائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یسوع مسیح کی محبت یورپ میں بسنے والوں کے دلوں میں بہت زیادہ رچی ہوئی تھی اور یہ لوگ عیسائیت پر ایمان لائے بغیر نجات کو ناممکن سمجھتے تھے۔ لیکن آج خدا تعالیٰ نے

ملائکہ کے نزول کے ذریعہ

سے ان کے دلوں سے عیسائیت کے بُت سے نفرت پیدا کر دی ہے۔ یہاں تک کہ خود عیسائی پادری بھی یسوع مسیح پر الزام لگانے میں پیش پیش ہیں۔

نیز ایک عظیم بنیادی گناہ

شرک دنیا سے مٹ رہا ہے

اور اس سے کمتر گناہ یعنی دہریت نے اس کی جگہ لے لی ہے اس میں شک نہیں کہ شرک اور دہریت ہر دو بڑے گناہ ہیں لیکن دہریت شرک سے کم ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو نہ ماننا اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا شرک کرنا کیونکہ دہریہ نور روحانیت سے بالکل بے بہرہ ہے۔ لیکن مشرک خدا تعالیٰ کو پہچان کر اس کے ساتھ شریک پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ گناہ یقیناً دہریت سے زیادہ ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بار بار یہ فرمایا ہے کہ شرک کا گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔

غرض ایک بڑے گناہ سے ہٹ کر یہ اقوام نسبتاً چھوٹے گناہ کی طرف آ رہی ہیں اور ایک بڑی روک جو جذباتی محبت یعنی مسیح سے پیار اس کو فرشتوں نے مٹا دیا ہے۔ اب ایک خلاء پیدا ہوتا جا رہا ہے اس خلاء کو اللہ تعالیٰ احمدیت اور اسلام کے ذریعہ ہی پُر کرے گا۔ انشاء اللہ لیکن اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے بھی

دعاؤں کی ضرورت ہے

اور جو خواب میں نے شروع میں بیان کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے ذریعہ جماعت کو یہ توجہ دلائی ہے۔ کہ اگرچہ کام بہت بڑا اور ہم کمزور ہیں لیکن اگر ہم اپنے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں تو خدا تعالیٰ معجزے دکھا کر اور ملائکہ کو نازل کر کے اور انذاری نشانات دکھا کر اسلام کی طرف ان اقوام کو متوجہ کر دے گا اور جو ہمارے دل کی خواہش ہے کہ یہ لوگ اسلام میں داخل ہوں پوری ہو جائے گی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جو یہ وعدہ دیا تھا کہ اسلام کے غلبہ کے ایسے سامان پیدا کر دیئے جائیں گے کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا وہ سامان پیدا ہو جائیں گے یہی ہم پر پہلی اور آخری ذمہ داری دعا کی ہے۔ ہمارا ہتھیار دعا ہی ہے جس سے کامیابی ہو گی۔ ہماری تمام تدبیریں تبھی کامیابی کا منہ دیکھ سکیں گی اگر ہم اس کے ساتھ دعاؤں کو شامل کریں۔ دعا ہی ہمیں دنیا پر فتح دے سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

میرے والد محترم جناب ماسٹر نثار محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام سکول قادیان کی اچانک وفات پر احباب جماعت نے جس شفقت کے ساتھ ہماری دلجوئی اور تعزیت فرمائی ہے میں اپنے خاندان کے تمام افراد کی طرف سے سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب کے اس کثرت سے خطوط وصول ہوئے ہیں کہ فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں اس لئے اس نوٹ کے ساتھ میں تحریری طور پر احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ حضرات ہمیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں حضرت والد صاحب کا سچا جانشین بنائے۔ آمین۔

خاکسار سلیم احمد ابن ماسٹر محمد نثار صاحب مرحوم قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ

ساؤتھ آل میں حضور کی تشریف آوری اور احباب جماعت سے بصیرت افروز خطاب

گلاسگو (انگلینڈ) میں حضور کی مصروفیات

۲۲ر جولائی کی صبح بھی حسبِ معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں صبح ۴½ بجے نماز فجر پڑھائی۔ اسی روز حضور نے شام کو جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کے جلسہ میں خطاب فرمانا تھا اس لئے حضور کسی اور جگہ تشریف نہ لے جا سکے تاہم اس کے باوجود انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور بہت سے دوست حضور کی زیارت اور ملاقات کے لئے آتے رہے۔ جنہیں حضور نے ازراہِ شفقت شرفِ ملاقات و مصافحہ سے نوازا۔

ظہر اور عصر کی نماز بھی حضور نے مسجد فضل میں پڑھائی اور سہ پہر کو ساؤتھ آل کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں گرین فورڈ کے مقام پر مکرم رشید احمد صاحب جاوید کے مکان پر بھی چند منٹ کے لئے تشریف لے گئے اور ان کی خواہش پر دعا کی۔ ۴½ بجے حضور ساؤتھ آل پہنچے۔ مکرم ناصر احمد صاحب پریذیڈنٹ ساؤتھ آل اور ان کی مجلس عاملہ نے حضور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور نے دعوتِ عصرانہ میں شرکت فرمائی۔ جو کہ جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کی طرف سے حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔

جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کا سپاسنامہ

اس دعوت سے فراغت کے بعد حضور ساؤتھ آل گرامر سکول تشریف لے گئے۔ اس جگہ انگلستان کے متعدد مقامات سے دو صد کے قریب احباب آئے ہوئے تھے حضور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے کی۔ ان کے بعد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساؤتھ آل نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں انہوں نے تمام جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا اور جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کی گزشتہ سال کی کارگزاری کا بھی مختصراً ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سنہ ۱۹۶۵ء میں ایک مکان ساؤتھ آل میں بھی خریدا گیا جسے بطور مسجد استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اگلے سال ۱۹۶۶ء میں تعلیم الاسلام سنڈے سکول کا آغاز کیا گیا تاکہ بچوں کی صحیح تربیت ہو سکے۔ اور ان کو اسلامی ماحول میں تعلیم دی جا سکے۔ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک تبلیغی کمیٹی بھی قائم کی گئی۔ جس کی زیر نگرانی اس سال بعض پادریوں سے رابطہ قائم کر کے ان پر اسلام کی حقانیت واضح کی گئی اور انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور پانچ صد پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کئے گئے جن میں اسلام کی تعلیم سے متعارف کرایا گیا

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

مجھے اس جگہ اپنے بھائیوں سے مل کر اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے رشتہ سے ہمارے اندر ایک جذبۂ اخوت پیدا کر دیا جسے میں نے بیان "بھائی" کے لفظ سے پکارا ہے۔ مگر اپنے مقام کے لحاظ سے مجھے آپ سب اپنے بچوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

کوپن ہیگن میں ایک پاکستانی جو ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے مجھے علیحدگی میں کہنے لگے کہ احمدیوں سے اور سلوک ہوتا ہے اور ہم سے اور۔

میں نے ان سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کے ذریعہ بھائی بھائی کی طرح کر دیا ہے۔ جس طرح پاکستان سے آنے والا ایک شخص اگر بیس سال کے بعد اپنے بھائی سے ملے تو وہ چند گھنٹوں کے بعد اس سے بے تکلف ہو جاتا ہے اسی طرح ڈنمارک، سویڈن کے احمدی، ناروے کے احمدی ہمارے بھائی ہیں۔ چند گھنٹوں کے اندر ہمارے اندر بے تکلفی پیدا ہو جاتی ہے یہ اسی اخوت کا نتیجہ ہے کہ ہم احمدیت کے ذریعہ ایک خاندان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے تم احمدی ہو جاؤ اور اس خاندان سے تعلق قائم کر لو۔ اس نے کہا کہ پھر آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرا سینہ کھول دے میں نے دعا کی اور اس شخص نے احمدیت قبول کر لی۔ آج صبح کی ڈاک میں اس دوست کا مجھے خط ملا۔ اس نے اس میں لکھا کہ مجھے احمدیت مل گئی۔ دونوں جہان مل گئے اور میں بہت خوش ہوں۔

ڈنمارک، جرمنی، فرانس، اٹلی، سپین، نائیجیریا، غانا، لیبیا، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، سیرالیون، تنزانیہ، الجزائر، یوگنڈا میں رہنے والے احمدی خواہ ایک دوسرے کی شکلوں سے واقف ہوں یا نہ ہوں ان کے دلوں میں بھائیوں جیسی محبت ہے بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ۔ ایسی جو دو سگے بھائیوں میں نہ ہو۔ یہ احمدیت کا احسان ہے اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے آپ کو بھی مجھ سے مل کر ایسی ہی خوشی ہوئی ہو گی۔ اس بات کو سمجھنا دوسروں کے لئے مشکل ہے۔

کوپن ہیگن میں احمدی عورتوں نے کہا کہ جماعت کا خرچ بچانا چاہیے ہم خود کام کریں گی۔ چنانچہ وہ صبح ناشتہ کے وقت سے رات کے بارہ بجے تک کام کرتیں ۲۵ - ۳۰ افراد کا کھانا تیار کرتیں۔ یہ ایک بڑی تعداد ہے ان ممالک کے لحاظ سے ہمارے لحاظ سے شاید نہ ہو۔ وہ ہر وقت مسکراتے ہوئے خوشی خوشی یہ کام سر انجام دیتیں۔ اس وجہ سے کہ وہ احمدیت کی بدولت ایک رشتہ اخوت میں منسلک تھیں۔

پھر ایک وہ برادری ہے جو اسلام نے تمام بنی نوع کے درمیان پیدا کی ہے۔ اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے تمام انسانوں کو ایک عظیم بشارت دی ہے۔ اور یہ بشارت پہلی بار دی گئی ہے کہ اے بنی نوع انسان تم اب انسان کی حیثیت سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ گئے ہو تم درجہ بدرجہ ترقی کر کے اس مقام تک پہنچ گئے ہو کہ تمہیں کامل شریعت دی جائے

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

میں ایک واقعہ کا ذکر ہی نہیں بلکہ ایک عظیم بشارت ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے قبل انسان ان ترقیات تک نہیں پہنچا تھا کہ اسے کامل شریعت دی جاتی پھر اَکْمَلْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ میں فرمایا کہ تمہارے لئے کامل نعمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں پھر رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی کامل رضوان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

اس مذکورہ بالا آیت کے مخاطب صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے انسان ہیں کیونکہ یہ شریعت تمام دنیا کیلئے نازل ہوئی ہے یہ شریعت امن و سلامتی کی شریعت ہے اور جنت کو دنیا میں لانے والی ہے۔

یہ صرف دعوے ہی نہیں بلکہ ہم قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ہر غیر متعصب انسان کو اس کا قائل بھی کر سکتے ہیں کہ واقعہ میں قرآنی تعلیم دنیا میں امن و سلامتی کا معاشرہ پیدا کر سکتی ہے۔

دنیا میں لوگوں کے دلوں میں مذہبی مقامات کی محبت ہوتی ہے اسلام تمام مذہبی مقامات کی حفاظت کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن مجید نے دنیا سے فساد کو دور کرنے اور امن کے قیام سے متعلق اعلان کیا کہ ہم ہر مذہب سے تعاون کر کے اس کی عبادت گاہ کی حفاظت کرنے کو تیار ہیں

دوسری بات یہ ہے کہ مذہبی گفتگو ایسا رنگ نہ اختیار کرے جس سے دوسرے مذہب کے پیرو کار کو تکلیف ہو۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ نے یہی تعلیم دی کہ جو لوگ تمہارے نزدیک غلطی خوردہ ہیں اور خدا تعالیٰ کی بجائے دوسرے وجودوں کی عبادت کرتے ہیں ان وجودوں کے خلاف تمہارے منہ پر کوئی بات نہ آئے تا اس طرح ان کو تکلیف نہ پہنچے یہ تعلیم اس سے قبل کسی مذہب میں نہ پائی جاتی تھی۔

پھر ہم معاشرہ سے متعلق اسلامی تعلیم کو لیتے ہیں۔ اسلام نے انسان کی جان مال اور عزت کی ضمانت دی ہے اور فرمایا کہ جو کسی کو قتل کرتا ہے گویا اس نے ساری دنیا کو قتل کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] میں بھی یہی تعلیم ملتی ہے آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں کو خطاب

کر کے فرمایا کہ اس مبارک جمعہ میں، اس مبارک مقام پر، اس مبارک دن میں میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غیروں کی عزت کی حفاظت کرنا۔ اسلام غاصب کا ساتھ نہیں دیتا مظلوم انسان کا ساتھ دیتا ہے انسان کو اپنی عزت کے معاملہ میں بڑی غیرت ہوتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ہر ایک کی عزت کی حفاظت کرو۔ تم ہر ایک کی عزت کے پاسبان ہو۔ عزت کی حفاظت سے متعلق اسلام نے تفصیلی احکام بیان کئے ہیں مثلاً

۱۔ اسلام اس بات سے منع کرتا ہے کہ کسی شخص کو بُرا بھلا کہا جائے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ تمام انسانوں کو۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ کسی کی غیبت نہ کرو۔ اگر کسی کی معیوب بات سامنے آئے تو کسی مجلس میں بیان نہ کرو تا اس کے دل میں نفرت پیدا نہ ہو اور اس کے خلاف غصہ پیدا نہ ہو جائے۔

۲۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ کسی کی طرف ایسی بات منسوب نہ کرو جو اس نے کہی نہ ہو اکثر لوگ اس سے پرہیز نہیں کرتے اپنی اسلام نے یہ کہا ہے کہ کسی پہ الزام نہ لگاؤ غلط باتیں دوسروں کے متعلق کہہ دی جاتی ہیں "توں اسے کہنا سی" "اور توں اوہ کہنا سی" سے بھی جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور آخر کئی انسان قتل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی کے خلاف بدظنی نہ کرو۔ مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا۔ میرا ایک چھوٹا بچہ ہے جس کا نام لقمان احمد ہے ہمارے کالج میں ایک طالب علم تھا جس کا نام لقمان شاہ تھا۔ میرے بچے لقمان کا بڑا بھائی چھوٹے بھائی کو چھیڑتے ہوئے لقمان شاہ کہہ دیا کرتا تھا جس پر لقمان بہت غصہ میں آجاتا۔ ایک دفعہ میرا بڑا لڑکا قرآن مجید پڑھ رہا تھا جب وہ اس آیت پہنچا کہ اِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ تو وہ میرا چھوٹا لڑکا لقمان اس کے پاس آیا اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرنے لگا وہ استاد جو میرے لڑکے کو پڑھا رہا تھا اس نے کہا کہ یہ تو قرآن ہے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے۔ تمہارے بھائی نے تمہیں نہیں چھیڑا۔ تو جھٹ میرے بچے لقمان نے کہا کہ جب قرآن مجید نازل ہوا۔ میں تو اس وقت تھا بھی نہیں پھر قرآن مجید میں میرا نام کیسے آگیا۔

یہ تو بچے کا لطیفہ ہے بڑے بھی اکثر ایسے لطیفے کرتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات بھی کہہ دوں کہ اپنے کو اپنا بڑا نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر اچھی بات اپنی طرف ہی منسوب کریں کسی نے سلام کیا تو یہی سمجھے کہ مجھے ہی سلام کیا ہوگا۔ یہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان کسی کو حقیر نہ سمجھے بلکہ سب سے کمتر اور حقیر اپنے آپ کو ہی سمجھے۔ تکبر کے خلاف اسلام نے علم بلند کیا ہے۔ اگر ہر شخص اپنے آپ کو دوسروں سے حقیر سمجھے تو جو بڑائیاں ہوتی ہیں ختم ہو جائیں۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جو اس علاقہ میں رہتے ہیں جہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہزاروں دوست رہتے ہیں آپ کو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے جس سے ثابت ہو جائے کہ اسلام دوسروں سے نفرت و حقارت کو ناپسند کرتا ہے۔ دنیا نمونہ کی محتاج ہے۔ اسی صورت میں آپ اسلام کے سب سے بڑے مبلغ ٹھہریں گے۔ اگر آپ اس تعلیم کے مطابق عمل کریں گے تو پھر ہی حقیقی احمدی کہلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس خطاب کے بعد حضور نے سب حاضرین سمیت دعا کی جس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں بعض ہندو اور سکھ جو یہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں بھی شامل ہوئے۔ ساؤتھ آل اور باہر کی جماعتوں سے آئے ہوئے افراد نے حضور سے شرف معانقہ حاصل کیا۔

گلاسگو میں حضور کی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۳ر جولائی کی صبح ساڑھے دس بجے لندن سے گلاسگو کے لئے روانہ ہوئے۔ احباب جماعت لندن نے حضور کو الوداع کرنے کی سعادت حاصل کی

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کو حضور کی کار چلانے کا شرف حاصل ہوا۔ لندن کی جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب۔ خواجہ رشید الدین صاحب۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب اور مکرم خالد اختر صاحب قافلہ کے ساتھ لندن سے باہر ۱۲۰ میل تک آئے۔ لندن کے یہ احباب حضور سے دلی محبت اور عقیدت کے باعث حضور کی رفاقت میں ساتھ ہی جانا چاہتے تھے لیکن ان کی تکلیف کے خیال سے انہیں یہاں سے رخصت کر دیا گیا۔ حضور نے ازراہ تلطف و شفقت ان مخلصین کے ساتھ فوٹو کھینچنے کی اجازت دی اور خود حضور نے بھی احباب کی لقاء پر بس رواستے میں ریسٹورنٹ Roadhouse میں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے فراغت کے بعد تین بجے شام روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے شام سکاچ کارنر پہنچے۔ یہ لب سڑک ایک عوامی قیام گاہ ہے پرانی طرز کی عمارت ہے جسے تجدید اور مرمت کے بعد ہوٹل بنا لیا گیا ہے۔ اس کے ارد گرد کوئی آبادی نہیں ہے۔ گلاسگو جانے والے لوگ اکثر یہاں رات بسر کرتے ہیں حضور نے بھی رات یہاں پر ہی قیام کرنا پسند فرمایا۔

یکم راگست کو صبح ہی حضور نے اپنا یہ تازہ رؤیا فرمایا کہ میں نے خواب میں کسی کا طارق نام رکھا ہے اور میں کہتا ہوں کہ طارق نام ہی نہیں بلکہ دعا بھی ہے۔ حضور کو تفہیم ہوئی کہ طارق کے معنے اچانک آنے والے کے ہیں نیز اس کا مطلب صبح کا ستارہ بھی ہے (یہ رؤیا اور اس کی تعبیر خود حضور کے الفاظ میں خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۶ راگست میں شائع ہو چکی ہے)

سکاچ کارنر سے حضور گیارہ بجے صبح روانہ ہوئے دوپہر کا کھانا Clessfield Country ہوٹل میں تناول فرمایا۔ یہ ایک چھوٹا سا ہوٹل سڑک سے ذرا ہٹ کر ایک خاموش اور پُرسکون اور پُرفضا گوشے میں واقع ہے۔ حضور یہاں کا بے تکلف اور صاف ماحول اور قدرتی مناظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شہروں اور بڑے بڑے ہوٹلوں کے شور و شغب سے دور یہ ایک اچھی جگہ ہے۔ اس کے علاوہ راستے میں Sherwood Forest (یہ ایک قدیم جنگل ہے جس کا ذکر انگلستان کے ادب عالیہ میں اکثر آتا ہے) کے پاس سے گذرے اسی طرح شاہ رابرٹ بروس کے غار کے پاس سے بھی گزر ہوا (یہ ایک تاریخی غار ہے) کارلائل کے شہر میں ٹریفک کے اژدحام کی وجہ سے پینتالیس منٹ رکنا پڑا۔ اور اس طرح ساڑھے پانچ بجے شام گلاسگو پہنچے۔

گلاسگو میں کار سے سکاٹ لینڈ کی جماعت رائل سٹورٹ ہوٹل کے سامنے جہاں حضور نے قیام فرمانا تھا چشم براہ تھی۔ سب سے قبل محترم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے جو گلاسگو مشن کے انچارج ہیں بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور نے سب احباب کو مصافحے کا شرف

بخشا۔ شام کو حضور مع خدام مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور کھانا کھانے کے دوران اور اس کے بعد وہاں کے دوستوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر مکرم محمد ایوب صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ اس پر انہوں نے کسی قدر پژمردہ لہجے میں عرض کی کہ حضور تین لڑکیاں ہیں لڑکا تو کوئی نہیں اور نہ ہی بظاہر لڑکا ہونے کی کوئی امید ہے۔ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ لڑکا دے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر پورا توکل اور یقین رکھنا چاہیئے وہ چاہے تو آخری سانس کے وقت بھی زندگی عطا فرما سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو نہایت لطیف انداز میں بیان کیا ہے حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ذرات اور طبابت کو حکم صادر فرماتا ہے کہ مرض کا مقابلہ کرو اور مرض مغلوب ہو جاتا ہے۔ مریض کو نئی زندگی مل جاتی ہے۔ شیخ رشید صاحب ٹی۔ آئی کالج میں کام کرتے تھے۔ شادی کے اٹھارہ سال کے بعد پیری کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو لڑکا دیا۔ طبیب اور خود رشید صاحب تو کتنا عرصہ یہی سمجھتے رہے کہ ان کی بیوی کو کینسر کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ملہ سے انہیں لڑکا دے دیا۔ پھر فرمایا کہ کچھ عرصہ قبل ہمارے ایک دوست قتل کے مقدمے میں ماخوذ ہو گئے۔ مجھے علم تھا کہ وہ بے گناہ ہیں۔ لیکن سزا ان کو ہو گئی۔ اور ساری اپیلیں بھی نامنظور ہو گئیں۔ بالآخر انہوں نے رحم کی اپیل کی اور ان کا خط میرے پاس دعا کے لئے بھی آیا۔ خط کے جواب کے وقت جب میں اُن کو لکھنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں تو میرا قلم رُک گیا اور میرے دل نے فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے چاہے تو اب بھی ان کو سزا سے بچا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی بات انہونی نہیں اگر اس کی قدرت کاملہ چاہے تو آپ کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جائے۔ آپ اس کے قادر مطلق ہونے پر پورا ایمان اور یقین پیدا کریں۔ الحمد للہ کہ آخر رحم کی اپیل منظور ہو گئی اور وہ اس مصیبت سے بچ گئے جو بظاہر یقینی طور پر ان کے سر پر منڈلا رہی تھی

سارے عالمِ اسلام میں جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی تنظیم ہے جو منظم رنگ میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے

حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ ایک قابلِ احترام اور مثالی روحانی شخصیت ہیں

ان کا ایمان ہے کہ مغربی ممالک کے لئے مستقبل کا مذہب اسلام ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہالینڈ میں آمد پر وہاں کے مختلف اخبارات کے تأثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعتِ احمدیہ کی ہالینڈ میں تشریف آوری کے موقع پر وہاں کے مختلف اخبارات نے جن تأثرات کا اظہار کیا ان کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ تأثرات مبلغ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ارسال فرمائے ہیں۔

(۱)

ایمسٹرڈم کا ایک کثیر الاشاعت اور بہت اثر رکھنے والا اخبار ALGEMEEN HANDELS BLAD اپنی ۵ ارجولائی کی اشاعت میں بعنوان قائم کرتا ہے کہ

"خلیفۃ المسیح الثالث"

"مسجد ہیگ میں ایک پُرکشش شخصیت"

ان عنوانوں کے تحت اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"کل دوپہر مسجد ہیگ میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اعزاز میں ایک عظیم الشان ریسپشن دی گئی۔ ہالینڈ میں آپ کی یہ آمد عین اس وقت ہوئی جبکہ اس مشن کو قائم ہوئے ۲۰ سال ہو رہے ہیں جیسا کہ ۱۹۵۵ء میں آپ سے پہلے امام جماعت مسجد ہیگ کی تعمیر کے وقت یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ بھی ۱۲ ارجولائی کو یورپ کی چھٹی مسجد کے افتتاح کے لئے کوپن ہیگن تشریف لے جا رہے ہیں۔

آپ کی بڑی سفید پگڑی اور بزرگانہ سفید ڈاڑھی سے جو آپ کے چہرہ کو مزیّن کئے ہوئے ہے آپ کی شخصیت خوب نمایاں ہوتی ہے آپ کی آنکھوں میں بچہ کی سی معصومیت کی جھلک ہے...... آپ اسلام کو صلح اور آشتی کا مذہب سمجھتے ہیں۔ آپ کا ایمان ہے کہ احمدیت اس زمانہ کے لئے خدا کا پیغام ہے۔ آپ کے نزدیک مغربی ممالک کو دو میں سے ایک بات ضرور اختیار کرنا ہوگی۔ یا تو وہ اسلام قبول کر لیں اور یا ہٹ کر ہلاک ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

اخبار مذکور نے اپنے اس بیان کو حضور اقدس کے ایک بڑے فوٹو کے ساتھ مزیّن کیا ہے جو ایک اخبار بین کی نظر کو خاص طور پر اپنی طرف جذب کر لیتا ہے۔

(۲)

اسی طرح ایمسٹرڈم کا ایک مشہور اخبار NET VRIJE VOLK اپنی ۵ ارجولائی کی اشاعت میں حضور اقدس کا ایک بڑا فوٹو دے کر اس کے نیچے لکھتا ہے:۔

"اس ہفتہ ایک قابلِ احترام اور ایک مثالی روحانی شخصیت ہیگ شہر کا مہمان ہوئی۔ کل دوپہر مسجد مبارک ہیگ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث وارد ہوئے جو کہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کے امام ہیں"۔

پھر اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"سارے عالمِ اسلام میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی تنظیم ہے جو تبشیر اسلام کے کام کو منظم رنگ میں چلا رہی ہے اور جس کے افراد اور تبشیری مراکز ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مسجد مبارک ہیگ ان پانچ مساجد میں سے ایک ہے جو براعظم یورپ پر تعمیر ہو چکی ہیں"۔

(۳)

ہیگ کا ایک اہم روزنامہ NET VADERLAND جو یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بہت مقبول ہے اور بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اپنی ۱۵ ارجولائی کی اشاعت میں زیر عنوان "ہیگ میں مسلم لیڈر" رقمطراز ہے:۔

"امام جماعت احمدیہ اسلامیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث (مرکز پاکستان) جو ۵۸ سال کے ہیں نیویارک سے بذریعہ ہوائی جہاز ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر تشریف لائے ہیں۔ آپ بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ آپ کو تھوڑا عرصہ ہوا جماعت کا تیسرا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ امام صاحب مسجد ہیگ نے جماعت کے افراد اور نیز اسلام سے ہمدردی رکھنے والے احباب کے ہمراہ ہوائی اڈہ پر پہنچ کر آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ ہالینڈ میں صرف چند روز قیام فرمائیں گے اور اگلے ہفتے جمعہ کے روز کوپن ہیگن میں ایک نئی اور اس ملک میں بننے والی پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے

آپ نے کل (پریس کانفرنس کے دوران) فرمایا کہ پیشگوئیوں کی روشنی میں یہ امر واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل میں اسلام مغربی ممالک میں پھیل کر رہے گا۔ نیز فرمایا کہ پیشگوئیوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مغربی ممالک پر پہلے ایک تباہی آئے گی اور اس کے بعد یہاں اسلام کی مقبولی حاصل ہوگی۔ گو اس حقیقت کوئی یہ گمان نہیں کر سکتا کہ ایسا ہوگا مگر یہ بات یقینی ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ اس ضمن میں آپ نے ملکِ روس کا خاص طور پر نام لیا:۔

(یہ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ احمدیت کا سب سے اہم پیغام یہ ہے کہ لوگ اپنے خالق سے زندہ تعلق پیدا کریں کیونکہ اس کے بغیر زندگی بالکل بے ثمر ہے۔ اس تعلق کے بغیر ایک انسان کی زندگی ایسی ہے جیسے ایک حیوان یا ایک کیڑے کی زندگی جس کی کوئی خاص حقیقت ہی نہیں"۔

(۴)

ہیگ کا سب سے کثیر الاشاعت اور آزاد خیال

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا: میرے لڑکے عزیزم ابوذر شاہد احمد کے امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کیلئے بزرگانِ سلسلہ و صحابہ کرام و درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خادم سید غلام احمد احمدی، از سونگھڑہ

اخبار "روشنی" سری نگر کے ایک اقتباس کا جواب

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم باڑی پورہ کشمیر

اخبار "روشنی" سری نگر کے ۱۰ راگست کے پرچہ میں "ہماری محفل" کے زیر عنوان ایک سوال اور اس کا جواب شائع ہوا ہے جو یہ ہے:۔

س۔ آپ احمدیوں کے خلاف کیوں لکھ رہے ہیں جبکہ آپ خود احمدی ہیں۔

ج۔ احمدیوں میں دو فریق ہیں ایک جماعت احمدیہ لاہور دوسرا جماعت احمدیہ قادیان۔ لاہوری جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتی ہے اور آنحضور کے بعد کسی بھی نئے اور پرانے نبی کی آمد کی قائل نہیں نہ بانئے سلسلہ حضرت مجدد صدی چہاردہم کے نہ ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتی ہے۔" (روشنی صفحہ ۴)

الجواب۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدی فرقے جن معنوں میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین خیال کرتے ہیں۔ ان معنوں میں لاہوری احمدی (غیر مبائعین) آنحضورؐ کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے اور اسی اختلاف معانی کی بنیاد پر غیر مبائعین حضرت مجدد صدی چہاردہم کے ماننے والے اور نہ ماننے والوں گویا اپنے سوا باقی سب مسلمانوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اس کا ثبوت خود جناب مولوی محمد علی امیر اوّل غیر مبائعین کی تحریرات سے درج ذیل ہے

مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ نیا نبی تو نہیں مانتے لیکن وہ کسی پرانے نبی کا آنا بعد از حضرت نعمتی پناہ مانتے ہیں وہ بھی منکر ختم نبوت ہیں جیسے کہ وہ جو آپ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں"

"حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں سوائے ایک ہماری جماعت احمدیہ لاہور کے کوئی جماعت اسلامی ختم نبوت کی قائل نظر نہیں آتی"۔
(پیغام صلح ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

"بے شک ختم نبوت کے منکر کو میں بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔
(پیغام صلح ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

ان تحریرات میں مولوی محمد علی صاحب نے غیر مبائعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو (جن میں احمدی اور غیر احمدی سب ہی شامل ہیں) ختم نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔ اور پھر ختم نبوت کے منکر پر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ یہی ایڈیٹر روشنی نے "آخری نبی اور دائرہ اسلام" کے ضمن میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کے جواب دِہ خود پیغامی حضرات ہیں نہ کہ جماعت احمدیہ

تصویر کا دوسرا رُخ

ختم نبوت کے ان معانی کے اعتبار سے (جو خود جناب مولوی محمد علی صاحب نے بیان فرمائے ہیں) جماعت احمدیہ اور غیر احمدی فرقوں کے مابین اصولی اتحاد ثابت ہو جاتا ہے اور اختلاف صرف شخصیت کے تعین اور اقسام نبوت میں رہ جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت مجدد صدی چہاردہم علیہ السلام کو حضور کے دعوے کے مطابق امتی نبی یقین کرتی ہے۔ اور غیر احمدی فرقے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی اللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں لیکن اس کے مقابل پر غیر مبائعین ختم نبوت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور غیر مبائعین کا یہ عقیدہ انہیں بہائیت کے دروازے پر لا کھڑا کر دیتا ہے کیونکہ بہائی لوگ بھی ختم نبوت کے وہی معنے کرتے ہیں جو معنے پیغامی حضرات کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ بہاء اللہ کو نبی قرار نہیں دیتے بلکہ اسے مستقل خدائی ظہور قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ بہائی رسالہ کوکب ہند لکھتا ہے:۔

"اہل بہاء دورِ نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امتِ محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ ہاں خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں جو نبوت سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے اور یہ دورِ نبوت کے ختم ہونے کا کھلا اعلان ہے اسی لئے اہلِ بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے"۔
(کوکب ہند جلد ۶ صفحہ ۲۹ نمبر ۲۴ جون ۱۹۲۸ء)

اس تحریر سے ثابت ہے کہ بہائی حضرات بھی نبوت کے وہی معنے کرتے ہیں جو معنے پیغامی حضرات کرتے ہیں۔ اور بہائی بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے بلکہ مستقل خدائی ظہور مانتے ہیں۔

بہرحال جناب ایڈیٹر صاحب روشنی نے جو کچھ آخری نبی کی بنیاد پر فرمایا ہے وہ خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ پیغامی حضرات آخری نبی کے اپنی مخصوص معنوں کی رو سے جماعت احمدیہ اور غیر احمدی فرقوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ختم نبوت کے اپنی مخصوص معنوں کی بناء پر پیغامی اور بہائی ایک اسٹیج پر آکھڑے ہوتے ہیں

نیا اور پرانا نبی

جناب ایڈیٹر صاحب "روشنی" نے نئے اور پرانے نبی کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ پیغامی حضرات ان الفاظ کو لے کر عوام کو ہمیشہ دھوکا دیا کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کا غلط پروپیگنڈہ کیا کرتے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں اس قسم کے نئے یا پرانے نبی کی آمد کو ختم نبوت کے خلاف قرار دیا ہے جس قسم کے نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام تھے۔ لیکن ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہونے کا حضور نے خود دعوےٰ کیا ہے اور امتی نبی کی آمد کو اپنی کسی تحریر میں ختم نبوت کے خلاف قرار نہیں دیا۔ اور جماعت احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی یقین کرتی ہے۔

خود مولوی محمد علی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عین حیات میں اسی عقیدہ پر قائم تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اس وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔ مگر عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو آپ سے چھ سو سال پہلے نبی ہو چکے تھے دوبارہ آئیں گے جس سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے"
(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ مئی ۱۹۰۸ء)

اس تحریر سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عین حیات میں مولوی محمد علی صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح کا کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آسکتا اور یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین کے لئے نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے اسی طرح جناب مولوی محمد علی صاحب ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت تدبر کرتے

اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا اور کیا وہ اسی طرح بے گناہ سے شہادت نہیں دیتا جس طرح پہلے نبیوں نے دی اور ایک ہمہ تن اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے دلوں میں نہیں پیدا کرتا جو پہلی امتوں میں پیدا کیا گیا۔ ایسا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ بابت جولائی ۱۹۰۴ء)

اس تحریر سے یہ امر بالبداہت ثابت ہو جاتا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی یقین کرتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اپنے اس عقیدہ سے منحرف ہو گئے تھے لیکن اس انحراف کی وجہ سے پیغامیت کی تار و پود بیت عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہو گئی ہے ؎

اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کو اپنے
دامن کو ذرا کھ قدم ذرا بند قبا دیکھ

حقیقت یہ ہے کہ پیغامی حضرات مسئلہ خلافت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ سے الگ ہوئے تھے۔ لیکن یہ لوگ اس بنیاد پر ایسی عبرتناک شکست کھا چکے ہیں کہ اب اس مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ادھر ادھر کی باتیں بنا کر اپنا وقت گذارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ اوّل

[illegible] صدر نے بھی حاضرین سے خطاب [illegible] اور زریں نصائح سے نوازا۔ اس اجتماعی خوشی کے موقعہ پر آخر [illegible] انجمن کی طرف سے مٹھائی کی تقسیم کا بھی اہتمام کیا گیا۔ آج بھی منارۃ المسیح کی آٹھوں بتیاں روشن [illegible] اور اس طرح یہ تقریب [illegible] اجتماعی دعا کے ساتھ نہایت خوشی [illegible] کے ساتھ خوشی اور مسرت کے ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بقیہ صفحہ ۱۰

اخبار HAAGSCHE COURANT اپنی ۱۵ر جولائی کی اشاعت میں حضور اقدس کا ایک نہایت دلنواز فوٹو دے کر لکھتا ہے:-

"حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث جن کی عمر ۵۷ سال ہے اور ایک صاحب ریش بزرگ ہیں اور اس شخص کے پوتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام بتایا تھا کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا ہمارے ملک میں وارد ہوئے ہیں آپ نے کل ایک پریس میں نہایت زوردار الفاظ میں فرمایا کہ میرا ایمان ہے کہ اسلام ہی مغربی ممالک کے لئے مستقبل کا مذہب ہوگا۔ اگر اہل مغرب نے اپنے خالق حقیقی کو نہ پہچانا تو وہ تباہ ہو جائیں گے"

پھر اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا:-

"اگر کسی کو اسلام کے پھیلنے میں یہ فکر ہے کہ اس غرض کے لئے گولیاں چلیں گی اور تلوار استعمال ہوگی تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے یہ سب ہتھیار اور ایٹم بم وغیرہ کسی شخص کے خیالات کو بدلنے کے لئے بالکل بیکار ہیں۔ اگر ایک شخص میں کوئی تبدیلی آ سکتی ہے تو وہ صرف دل کی تبدیلی ہی سے پیدا ہو سکتی ہے"

(۵)

مندرجہ ذیل اقتباس جو ہیگ کے تعلیم یافتہ طبقہ کے مقبول اخبار HET VADER LAND سے ماخوذ ہے۔ یہ اخبار اپنی ۱۷ر جولائی کی اشاعت میں ایک اہم جگہ پر استقبالیہ تقریب کا ایک فوٹو دیتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ہیگ شہر نے اس ہفتہ اپنی چار دیواری میں ایک مسلم لیڈر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کو جگہ دی ۴ ہفتہ کے روز ان کے اعزاز میں مبارک مسجد ہیگ میں جو GOST DUIN LAAN پر واقعہ ہے ایک استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں بہت سی مزید باتوں کے علاوہ یہ امر بالخاص طور پر آپ نے بیان فرمایا کہ

"دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہی ہوگا"

اس دعوت کے دوران آپ ہمارے مشہور انجینئر پروفیسر J.P THIJSSEN سے محو گفتگو رہے۔" (بحوالہ الفضل ۸/۸/۶۷ ص ۱۶)

منظوری عہدیداران برائے تین سال

(۱) جماعت احمدیہ پونچھ وشیندرہ

صدر مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی
وائس صدر مکرم عبد الکریم صاحب
سیکرٹری مال و سیکرٹری امور عامہ مکرم چوہدری شمس الدین صاحب
نائب سیکرٹری مال و نائب سیکرٹری امور عامہ محمد بشیر صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم مولوی کرم الدین صاحب حکیم
سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب

(۲) جماعت رشی نگر ۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب انتو کو ایڈیشنل سیکرٹری مال

(۳) جماعت آسنور ۔

مکرم بشارت احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال
مکرم عبد الوہاب صاحب نائک ⎫
مکرم غلام محمد صاحب وشی ⎬ ہر سہ کو بطور محصل
مکرم عبد الرزاق صاحب بٹ کوریل ⎭

(۴) جماعت احمدیہ منارگھاٹ (KERALA)

ایم کے محمد صاحب سیکرٹری مال۔

(۵) جماعت احمدیہ کالیکٹ ۔ امام الصلوٰۃ مکرم مولوی ایم یوسف صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی از ماہ مئی ۱۹۶۷ء تا اپریل ۱۹۶۹ء کے لئے منظوری دی جا چکی ہے یہ پہلی قسط ہے ابھی تک بقیہ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انتخاب موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ سیلد از جلد قائد کا انتخاب کر کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کر لی جائے۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس خدام الاحمدیہ	منظوری قائد برائے ۱۹۶۷-۶۹ء
۱	بنگلور	محمد شفیع اللہ صاحب
۲	کالیکٹ	اے۔ پی۔ کنجا مو صاحب
۳	کروناگاپلی	اے۔ کبیر مسلم صاحب بی۔ اے
۴	حیدر آباد	احمد عبد الحمید صاحب
۵	کلکتہ	محمود احمد صاحب سلیم
۶	آسنور	نعمت اللہ صاحب
۷	سونگڑہ	ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر
۸	کنہ پورہ	عبد الخالق صاحب ڈار

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر جون ۱۹۶۷ء کو میری اہلیہ ساجدہ بیگم کو بچی عطا فرمائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے نام امۃ الحفیظ پھر خط ملنے پر منصورہ بیگم تجویز فرمایا۔ اسلئے اب امۃ الحفیظ منصورہ بیگم رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو خادم دین نیک صالح بنائے اور قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد یوسف احمد الہ دین از سکندرآباد

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کے انگریزی ترجمۃ القرآن میں

"احمدیت" زیادہ نہیں، "سید احمدیت" اچھی خاصی موجود ہے!

(اُسلئے) ـــــــــــــــ (مولانا دریابادی)

یہ تفسیر ازالہ اوہام میں مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش و پیشگوئی کی ہرگز مصداق نہیں!!

(از مکرم شیخ عبد الحق صاحب مجاهد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

ذیل کے مضمون میں مولوی محمد علی صاحب کی انگریزی تفسیر القرآن کے سلسلہ میں غیر مبائعین کے ایک پمفلٹ کا معقول طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔ علاوہ ان دلائل کے غیر مبائعین کے اس دعوے کی حقیقت تو مولانا دریا بادی صاحب کے اس تبصرہ سے کھل چکی ہے جو چند ماہ پہلے اخبار پیغام صلح لاہور مجریہ ۲۷ر اپریل سنہ ۱۹۶۷ء صفحہ ۱ پر شائع ہوا۔ اس کے آخر میں مولانا صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"صفحے کے دو کالموں میں متن قرآن درج ہے اور بائیں کالم میں آیت کا نمبر ڈال کر اس کا انگریزی میں ترجمہ نیچے کے حصہ میں تفسیر و حواشی درج ہیں۔ "احمدیت" ان حواشی میں زیادہ نہیں۔ البتہ "سید احمدیت" اچھی خاصی ہے" بہتر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے معتقد تمنا اس سرٹیفکیٹ کو دن میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیا ایسی تفسیر کو ازالہ اوہام میں مذکورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک خواہش اور پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جا سکتا ہے؟ کشتانَ ما بین الحقِ والخمر ـــ (ایڈیٹر)

غیر مبائعین کی طرف سے ان دنوں کچھ پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جن میں سے ایک عنوان ہے "سلطان القلم" اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب کا فوٹو ہے مولوی محمد علی صاحب کے فوٹو کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا ہے کہ یہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ اس پمفلٹ میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ جو تفسیر انگریزی میں قرآن شریف کی مولوی محمد علی صاحب نے شائع کی ہے یہ ترجمہ و تفسیر انگریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے جس کا ذکر حضور علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ

"میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ میں ہی داخل ہے"

(ازالہ اوہام)

غیر مبائعین کو اس پر بڑا ناز ہے کہ حضور کی یہ پیشگوئی جماعت لاہور کے ذریعہ پوری ہوئی ہے سوال یہ ہے کہ جس ترجمہ قرآن کو یہ غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا مصداق قرار دے رہے ہیں کیا وہ اس قابل ہے کہ اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام قرار دیا جا سکے اگر اس ترجمہ میں آپ کے پیش فرمودہ قرآن پاک کے حقائق و معارف آپ کی طرف منسوب کر کے درج کئے گئے ہیں اور جن آیات سے آپ اپنی صداقت استدلال کیا ہے ان سے آپ کی صداقت ظاہر کی گئی ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ کام اس نے کیا ہو آپ کی شاخ ہے اور آپ ہی اس میں داخل ہے لیکن اگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ آپ کے بیان فرمودہ حقائق قرآنیہ کے صریح خلاف استدلال کرنے سے بھی دریغ نہ کیا گیا تو پھر اس ترجمہ کو آپ کی طرف منسوب کرنا اور اس کی بناء پر یہ کہنا کہ جماعت لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے اور آپ کے درخت کی شاخ ہے کھلی ہوئی دھوکہ دہی اور فریب کاری نہیں تو اور کیا ہے ذیل میں مختصر طور پر اس ترجمہ کی حقیقت پیش کر کے بتایا جاتا ہے کہ کس عقل و انصاف کے رو سے اس ترجمہ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق ہونا تو الگ رہا آپ کے کسی معتقد کا بھی انسان نہیں کہلا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور کام سے بخل

مولوی محمد علی صاحب نے اس ترجمہ کے دیباچہ کے صفحہ ۱۱۲ پر ان کتب اور علماء و محققین کی فہرست دی ہے جن کی تصانیف سے مولوی صاحب نے ترجمہ کرنے وقت فائدہ اٹھایا۔ اس فہرست میں چالیس سے زیادہ کتب اور مسلم و غیر مسلم اصحاب کے نام درج کئے ہیں لیکن اس میں نہ تو کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نظر آتا ہے اور نہ کسی کتاب کا گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی تصانیف کے متعلق کہ ان سے بڑھ کر قرآن کریم کے مطالب و معانی واضح کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا مولوی محمد علی صاحب نے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ

. . . .

. . . .

. . . . دوسرے لوگوں کو ان کی تصانیف کے سلسلہ میں آپ کا اور آپکی تصانیف کا ذکر آجائے جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہاں اس انسان کے متعلق جس کو مولوی محمد علی صاحب اور اس کی پارٹی نبی اور رسول مانتی رہی ہے اور جس کا کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ وہ قرآن کو دنیا میں اس وقت قائم کرے گا جبکہ وہ دنیا سے اُٹھ چکا ہوگا اس قدر بخل سے کام لیا اُس کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے ترجمہ قرآن کو آپ کا کام قرار دے۔ اور اپنے آپ کو آپ کے درخت کی شاخ قرار دے پھر یہی نہیں جس جگہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق درج کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ وہاں بھی آپ کی کتب وغیرہ کا قطعاً حوالہ درج نہیں کیا حالانکہ دوسرے لوگوں کی کتب سے جو باتیں اخذ کر کے درج کی گئی ہیں ان کے ساتھ مسند و حوالہ پیش کیا گیا ہے جس سے بھی ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس بات کا پورا پورا اہتمام کیا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان کے ترجمہ میں کوئی ایسی بات بھی درج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت

اس سے بھی بڑھ کر ستم مولوی صاحب نے یہ کیا ہے کہ بعض اہم مسائل اور امور قرآنیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اختلاف روا رکھا بلکہ کھلم کھلا آپ کی تردید کی۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ تسلیم کی ہے اس کے متعلق زبردست دلائل پیش کئے اور اس بات کو اپنے عقائد میں داخل کیا لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باپ کے ذریعہ بتائی ہے اور اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کی کہ یہ حضور علیہ السلام کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے کہ جب مخالفین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا قرار دیا ہے حتی کہ اس ذکر میں فرمایا اگر کوئی دشمن مجھے آگ میں ڈالے تو خدا تعالیٰ مجھے بھی آگ کے اثر سے بچائے گا لیکن مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کے اس اعتقاد اس تحدی اور اس کی تصریح کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے انکار کیا ہے ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معانی اور مطالب کی صریح طور پر تردید کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ مگر باوجود اس کے دعوے یہ ہے کہ جو کچھ لکھا ہے حضور کی قائم مقامی میں لکھا ہے جو کچھ کیا ہے آپ کے درخت کی شاخ ہونے کی حیثیت ہونے سے کیا ہے۔ اور جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی متعدد آیات اپنی صداقت میں تحریر فرمائی ہیں اور ان سے اپنے دعوے ماموریت اللہ ہونے کی استدلال فرمایا ہے اور ان آیات سے اپنے زمانہ بعثت کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ حتیٰ کہ شہادت القرآن نامی کتاب لکھ کر اس میں صریح نصوص قرآنی سے اپنے دعوے کی صداقت ثابت کی لیکن جب ترجمہ قرآن دنیا کے سامنے پیش ہوا جسے مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے اور جس کی بنا پر اپنے آپ کو حضرت مسیح پاک سے اور آپ نے درخت کی شاخ بتاتے ہیں تو اس ترجمہ قرآن میں حضور کے دعاوی کی صداقت کا ذکر تک نہیں کیا جاتا مولوی صاحب کے نزدیک سارے قرآن میں صرف ایک جگہ اشارہ پایا جاتا ہے جس کا سہارا لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ چنانچہ سورہ نور کی آیت استخلاف کے متعلق اپنے تفسیری نوٹ ۱۷۴۲ میں لکھتے ہیں :-

"اس آیت کا اشارہ مجددین کی طرف بھی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہر صدی کے سر پر آتے رہے ہیں وہ آیت ہے جس کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ نے چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا تھا"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ایسے رنگ میں کیا۔ اور ان کے متعلق کسی کو یہ گمان بھی نہ ہو کہ آپ چودھویں صدی کے مجدد اور مسیح کی صداقت کے قائل ہیں سورہ صف اور سورہ جمعہ کی ان آیات کی جن میں مسلمہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر ہے ان کی ایسے رنگ میں تفسیر کی گئی کہ پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ جس انسان نے مسیح موعود بن کر آنا تھا وہ ابھی تک نہیں آیا۔ بلکہ کسی آئندہ زمانہ میں آئے گا چنانچہ سورہ صف کی آیت ھوالذی ارسل رسولہ کے متعلق تفسیری نوٹ ۲۴۹۹ میں لکھتے ہیں :-

"یہ آیات اپنے اندر پیشگوئیاں رکھتی ہیں اسلام کو تباہ کرنے کی کوششیں ابھی جاری ہیں اور الٰہی وعدہ ہے کہ یہ سب کوششیں بیکار ثابت ہوں گی اور اسلام کی شان و شوکت دنیا کے سب ادیان پر اسی خوبی سے چھا جائے گی جیسا کہ عرب میں ہوا تھا مفسرین کا قول ہے کہ یہ غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوگا"

سورہ جمعہ کی آیت لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ تفسیری نوٹ ۲۵۰۳ :-

"دوسری روایات بتلاتی ہیں کہ سچا مسلمانوں میں ایسے وقت میں ظاہر ہوگا جبکہ مسلمان شریعت کی محض ظاہر پرستی پر قائم ہوتے نظر آئیں گے بات یہ ہے کہ اس روایت میں اشارہ سچا یا اس زمانہ کی طرف ہے جبکہ اسلام کا مغز گم ہو جائے گا ایک آدمی یا گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے نور اسلام کو دنیا میں پھیلائے گا"

ان دونوں مقامات پر کسی جگہ بھی مولوی صاحب نے یہ بتلانے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ وہ زمانہ آچکا ہے اور وہ مسیح موعود آگیا ہے۔ غرض مولوی صاحب نے اس ترجمہ میں اس بات کی پوری پوری احتیاط کی ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تک نہ آنے پائے۔ مگر باوجود اس کے یہ دعوے کرتے ہیں کہ یہ وہی ترجمہ و تفسیر ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل یورپ کے سامنے پیش کرنے کی خواہش کی تھی۔ اور فرمایا تھا یہ میرا کام ہے دوسرے ہرگز ایسا نہیں ہو سکے گا جیسے مجھ سے یا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ میں ہی داخل ہے۔ جس ترجمہ کی وہ حقیقت ہو جس کا مختصر ذکر اوپر کیا گیا ہے اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینا اور اپنی صداقت کا ثبوت بتانا انتہائی مستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔

نعتدبر ولا تکن من الغافلین

بقایا داران اور جماعتوں کی فوری توجہ کیلئے

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اول ختم ہو چکی ہے جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو ان کے سہ ماہی نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دی جا چکی ہے تاکہ بقایا دار جماعتیں اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں کمی کو جلد از جلد پورا کر سکیں سہ ماہی پوزیشن وصولی اور بقایا کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی نسبتی بجٹ کے مقابل پہ بہت کم ہوتی ہے اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں کہ ان کی طرف سے اس عرصہ میں ادائیگی برائے نام ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتی اور یہ حالت کسی صورت میں بھی تسلی بخش نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مالی قربانیوں کی ضرورت اور اس کی اہمیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

"اگر جو تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے"

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :-

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالےٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

مندرجہ بالا ہر دو ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنے چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرے۔

جماعتوں کے صدر و امراء صاحبان اور مبلغین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے حلقہ کی جماعتوں کے چندہ جات کی پوزیشن کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات کی کوشش فرماویں کہ ان کی جماعتوں میں کوئی شخص نادہند یا بقایا دار باقی نہ رہے۔

جملہ عہدیداران مال اور بقایا دار دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ذمہ بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری متوجہ ہوں اور فرض شناسی کا ثبوت دیں تاکہ موجودہ مالی سال کے آخر تک جملہ جماعتوں کے بجٹ چندہ جات کی سو فی صدی وصولی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ دوستوں اور عہدیداران جماعت کو صحیح رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

چندہ تحریک جدید میں شمولیت لازمی ہے

چندہ تحریک جدید کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو! گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ......

.... ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"

یہ الفاظ حضور رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہے تھے جبکہ یہ تحریک اختیاری تھی لازمی نہ تھی لیکن اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحریک کو لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اب میں نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی روشنی میں اس چندہ میں شمولیت کے لئے جو ذمہ داری احباب پر عائد ہوتی ہے اس کو پورا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ پس جملہ عہدیداران سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس لازمی چندہ کے وعدہ جات کے حصول اور پھر وصولی کے لئے پوری کوشش کریں۔ تحریک جدید کا موجودہ مالی سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے اور یکم نومبر سے نئے سال کا آغاز ہو جائے گا اس لئے جماعتوں کو اپنے ذمہ چندہ جات جلد از جلد ادا کر دینے چاہئیں۔ تاکہ نئے سال میں ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہ جائے اور وہ بشاشت قلب سے آئندہ حصہ لے سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وہ دن آگئے ہیں جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک وقف جدید کو خدا تعالیٰ کے فضل سے دسواں سال گذر رہا ہے اس کے متعلق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

"میں آپ لوگوں کو بار بار تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے پس جہاں اللہ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہیے تا اللہ تعالیٰ سارے پاکستان و ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کو پھیلا دے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں اور کانوں میں روئی نہ ڈالے رکھیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

آسمان بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں۔ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ یاد رکھو جو شخص وقت پر خدا کی آواز کو نہیں سنتا وہ بدبخت ہوتا ہے وہ دن آگئے ہیں کہ جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہوگا تو کتنی بدبختی ہوگی۔ تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ نہ معلوم آپ اس میں کتنا حصہ لیتے ہیں لیکن اس زمانہ میں تبلیغ کا بڑا ذریعہ اشاعت دین کے لئے چندہ دینا ہے اس لئے آپ لوگوں کا فرض ہے وقف جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔"

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سچا ایمان بخشے اور آپ کو بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا کرے تا ہم میں سے بوڑھے سے بوڑھا شخص بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی دیکھ سکے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ

(کا)

دوسرا مالی سال گذر رہا ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر "فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ" کے نام پر چندہ کی ایک خاص تحریک جاری فرمائی تھی تاکہ اس فنڈ کی آمد سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری فرمودہ کاموں کو وسعت دی جا سکے اس تعلق میں پہلے متعدد بار احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے اطلاع دیتے ہوئے اس تحریک کی اہمیت واضح کی جاتی رہی ہے۔

چنانچہ ہندوستان کے قریباً دو ہزار مخلصین جماعت کی طرف سے اب تک اس بابرکت تحریک میں تین لاکھ اکیس ہزار روپے کے وعدے موصول ہو چکے ہیں اور وصولی بھی مجموعی طور پر بفضلہ تعالیٰ اس نسبت سے تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے مگر وعدوں اور وصولیات کی انفرادی فہرست کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی متعدد احباب ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس تحریک میں کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اور کئی وعدہ کرنے والے ایسے دوست بھی ہیں جن کی طرف سے ادائیگی وعدہ جات کا تا حال انتظار ہے

پس چونکہ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کا دوسرا مالی سال گذر رہا ہے اور اس سال کے ختم ہونے تک ہر وعدہ کرنے والے دوست کی طرف سے وعدے کا کم از کم دو تہائی حصہ وصول ہو جانا چاہیئے اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ ایسے دوست جن کے ذمہ فضل عمر فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی باقی ہو۔ وہ جلد از جلد اس طرف توجہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز جن دوستوں نے اس تحریک میں ابھی تک وعدے نہ بھجوائے ہوں ان کے لئے موقعہ ہے کہ وہ بھی اس یادگار فنڈ میں حصہ لیکر حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنی دلی محبت اور عقیدت کا عملی ثبوت دیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اپنی سابقہ مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

خبریں

نئی دہلی ۔ ۲۷ اگست ۔ گذشتہ شب راشٹرپتی بھون کے ایک اعلان بتایا گیا ہے کہ دادا صاحب چن سنی پاریٹ کو پنجاب کا گورنر مقرر کیا گیا ہے ۔ مسٹر بدر نرائن چکرورتی کو ہریانہ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے ۔ مسٹر پاویٹے کی عمر ۶۸ برس ہے وہ ایک سرکردہ ریاضی دان ہیں ۔ سرکاری زبان کمیشن کے ایک ممبر کی حیثیت سے انہوں نے کام کیا تھا ۔ مسٹر چکرورتی مختلف ممالک میں ہندوستان کے سفیر رہے ہیں ۔ ٹوکیو میں ہندوستانی رابطہ کمیشن کے ۱۹۴۸-۴۹ء میں وہ سربراہ بھی رہے تھے ۔

کوڈائی کینال (ضلع مدورائی) ۲۷ اگست (یو ۔ این ۔ آئی) وزیر اعظم ہند مسز اندرا گاندھی نے آج صبح جنوبی ہند کے اس مشہور پہاڑی مقام کی جھیل پر چہل قدمی کی ۔ آج ان کی چھٹی کا تیسرا دن تھا ۔

مسز گاندھی ۱ ۔ ۷ ہزار فٹ کی بلندی پر رصدگاہ گئیں ۔ آپ نے سورج کا جائزہ لینے والی ساٹھ فٹ کی ٹرنگ دیکھی جو دنیا کی سب سے بڑی ٹرنگ ہے ۔ آپ نے رصدگاہ کے عملے کے سامنے ایک مختصر سی تقریر میں کہا کہ ہم کس طرح سے زمانہ قدیم سے قدرت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کے متعلق سچائی جاننے کی کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ وزیر اعظم نے آج یہاں ایک گاؤں کے سرکاری سکول کا سنگ بنیاد بھی رکھا اس کے لئے مقامی لوگوں نے دس ہزار روپیہ اکٹھا کیا ہے ۔

نئی دلی ۲۷ اگست پارلیمنٹ کے مرکزی ہال کا بلند گنبد جو کہ دنیا کے خوبصورت ترین گنبدوں میں سے ایک ہے ٹپکنے لگا ہے راجدھانی میں موسلادھار بارش کے نتیجہ میں چھت کئی جگہ سے پھٹ گئی ۔ گذشتہ چالیس برس میں جب سے یہ گنبد بنا ہے ایسا پہلی بار ہوا ہے ۔ اس کو ٹھیک کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے ۔ پارلیمنٹ کی اس عمارت کا افتتاح ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء کو ہوا تھا ۔ اس وقت اس عمارت پر ۸۳ لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا ۔ لارڈ اروِن اس وقت ہندوستان کا گورنر جنرل تھا ۔

لندن ۲۷ اگست ۔ برطانیہ اور جنوبی عرب فیڈریشن کے درمیان سمجھوتہ کے مطابق برطانوی فوجوں کی عدن سے واپسی شروع ہو گئی ہے ۔ برطانوی فوجوں کے ۸۵ افسران کی ایک جماعت گذشتہ شب عدن سے لندن واپس روانہ ہو گئی سمجھوتہ کے مطابق برطانیہ آئندہ سال جنوری تک اپنی فوجوں کو جنوبی عرب فیڈریشن سے واپس بلا لے گا اور جنوبی عرب فیڈریشن ایک آزاد ملک بن جائے گا ۔

سلیپور ۔ ۲۷ اگست ۔ جنگ آزادی کے ایک سپاہی ۸۱ سالہ مسٹر دیو نرائن پانڈے کا گذشتہ روز انتقال ہو گیا ۔ انہوں نے ۲۲ اگست کو اردو کو یو ۔ پی کی دوسری زبان تسلیم کرنے کے مطالبہ کے سلسلہ میں بھوک ہڑتال شروع کی تھی ۔ انتقال کل رات ہو گیا ۔

راولپنڈی ۲۷ اگست ۔ پاکستان کے صدر جنرل محمد ایوب خاں نے حال ہی میں "آقا نہیں دوست" کے عنوان ✻

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۹ ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۷ء عیسوی

بمقام سرینگر

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا سالانہ جلسہ مورخہ ۹ ۔ ۱۰ ستمبر کو سرینگر میں احاطہ مسجد احمدیہ متصل دفتر آئی ۔ جی پولیس بروز ہفتہ اتوار ہونا قرار پایا ہے ۔ اس جلسہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا ۔

۹ ستمبر بروز ہفتہ :۔ ۳ تا ۷ بجے شام

۱۰ " " اتوار پہلا اجلاس ۱۰ بجے تا ۱ بجے تک دوپہر

دوسرا اجلاس ۳ " تا ۸ بجے شام

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو کر مستفیض ہوں اور جلسہ کو ہر طرح کامیاب بنائیں اور اپنے زیر تبلیغ احباب کو بھی شریک جلسہ کریں ۔ طعام و قیام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا ۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں ۔

خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ
مقیم سرینگر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا سفر یورپ (بقیہ صفحہ ۵)

حضور نے نہایت محبت بھرے لہجے میں مکرم یوسف صاحب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں تو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا ۔ اس کے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں نماز کے بعد جماعت گلاسگو اور سکاٹ لینڈ کے دیگر احباب نے حضور اقدس کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ بیعت کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی ۔

۔ اگست کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ منعقد کیا گیا ۔ جماعت کے احباب جماعت کے علاوہ اور دیگر

غیر از جماعت معززین سے جو آج کل سکاٹ لینڈ میں آئے ہوئے ہیں ملاقات فرمائی اور یہاں پر ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں مختلف اخباروں کے نمائندے شامل ہوئے ۔ پریس کانفرنس نہایت اچھے ماحول میں ہوئی ۔ نامہ نگاروں اور نمائندگان پریس نے خوب جی کھول کر سوال کئے جن کے حضور نے برجستہ اور مدلل جواب دیئے دوپہر کا کھانا حضور نے امینی صاحب کے مکان پر تناول فرمایا ۔ دعا کے بعد یہ قافلہ جس میں مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب مکرم ایوب صاحب مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور دیگر احباب بھی شامل تھے ۔ ایڈنبرا کے لئے روانہ ہوا ۔ ایڈنبرا سے ۲

حضور ایدہ اللہ کی واپسی (بقیہ صفحہ ۲)

مشاہدہ کیا اور حضور کی عظیم روحانی شخصیت سے متاثر ہوئے اس سے متی ۲۴/۲۷ کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جس میں بتایا گیا کہ "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا ۔ اور خدا کی بادشاہی کی منادی ساری دنیا میں ہوگی ۔"

حضور کا مختلف مقامات میں انگریزی زبان میں لیکچر دینا اور خطاب فرمانا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کو ظاہر طور پر پورا کرنے کا موجب ہوا جس میں حضور نے اپنے آپ کو شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑے ہو کر انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کرتے ہوئے دیکھا ۔

اسی طرح امن کی متلاشی اقوام کو یاجوج ماجوج کے حملہ سے محفوظ [illegible] نے کے لئے اس [illegible] کے ذوالقرنین [illegible] موجود کے نائب ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو بھی توفیق دی کہ اسلام کی مضبوط دیوار اور اس مضبوط حصین کی طرف اہل یورپ کو متوجہ کریں ۔

الغرض جس پہلو سے اس سفر کو دیکھا جائے خدا کے فضل و کرم سے یہ سفر بے شمار برکتوں اور فضلوں کا

مجموعہ نظر آتا ہے ۔ ابتداء میں سے چند باتوں کی طرف مجبوراً نمونۃً ہم محض اشارہ ہی کر سکے ہیں ۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ۔!!

۵ ۔ ساڑھے آٹھ بجے شام حضور واپس گلاسگو پہنچے ۔ الحمد للہ ۔

بند سے ایک جو سوانح حیات شائع کی ہے ۔ جلد ہی اس کو تعلیمی اداروں میں ہر سطح کے نصاب کا جزو بنایا جائے گا ۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن نے اطلاع دی ہے کہ تاریخ ۔ سوکس پولیٹیکل سائنس اور بین الاقوامی امور کے نصاب میں اس کتاب کو شامل کیا جا رہا ہے ۔